روایتِ طعنِ عمر رضی اللہ عنہ کا تحقیقی جائزہ

رضی اللہ عنہ

حضرت عمر کو عورتوں کا منبر پر ٹوکنا؟

کاوش

علامہ منیر عباس چشتی

المقدمہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر بطور طعن اسی روایت کو پیش کیا جاتا ہے، جس کا آج ہم رد کریں گے۔ابن تیمیہ نے بھی اسکو لکھا شیعہ کے جواب میں مگر ردنا کیا بلکہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عاجزی اور تقویٰ قرار دیا۔

مگر دوسری طرف ڈھکو شیعہ جیسے لوگ اس کو بطور طعن پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو عورتیں بھی مسئلہ بتاتی تھیں اور بر سر منبر ٹوک دیتی تھیں وغیرہ

پس ہم نے مناسب سمجھا کہ ہمارے کئی علماء جس کو اپنے خطابات میں بیان کرتے ہیں اور ہمارے جوانوں پر شیعہ اس کے متعلق سوال کرتے ہیں تو ہم اسکا مختصر جواب لکھتے ہیں۔

!اس روایت کو امام بیہقی نے نقل کیا۔

أخرجه البيهقي في السنن الكبرى

أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ الْوَاعِظُ ، نَا الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ إِمْلَاءً فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ ، نَا عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ ، نَا عَمِّي ، نَا أَبِي ،عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ قَالَ : رَكِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْبَرَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ : " أَيُّهَا النَّاسُ مَا إِكْثَارُكُمْ فِي صَدَقَاتِ النِّسَاءِ ، فَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَصْحَابُهُ ، وَإِنَّمَا الصَّدَقَاتُ فِيمَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَمَا دُونَ ذَلِكَ ، وَلَوْ كَانَ الْإِكْثَارُ فِي ذَلِكَ تَقْوَى أَوْ مَكْرُمَةً لَمْ تَسْبِقُوهُمْ إِلَيْهَا ، فَلَا أَعْرِفَنَّ مَا زَادَ رَجُلٌ فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ " ، قَالَ : ثُمَّ نَزَلَ فَاعْتَرَضَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَتْ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَهَيْتَ النَّاسَ أَنْ يَزِيدُوا النِّسَاءَ فِي صَدُقَاتِهِنَّ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ ؟ قَالَ : " وَمَا ذَاكَ ؟ " قَالَتْ : أَوَ مَا سَمِعْتَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ ؟ قَالَ : " وَأَنَّى ذَلِكَ ؟ " قَالَ : فَقَالَتْ : أَوَ مَا سَمِعْتَ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : (وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا) . قَالَ : فَقَالَ : " اللَّهُمَّ غَفْرًا ، كُلُّ إِنْسَانٍ أَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ " ، ثُمَّ رَجَعَ فَرَكِبَ الْمِنْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ : " أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَزِيدُوا النِّسَاءَ فِي صَدُقَاتِهِنَّ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُعْطِيَ مِنْ مَالِهِ مَا أَحَبَّ وَطَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ فَلْيَفْعَلْ " .

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور لوگوں کے ایک کثیر مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا"لوگو! عورت کے مہر زیادہ نہ باندھو(آئندہ) مجھے کسی کے متعلق یہ خبر نہ پہنچے کہ اس نے اس مقدار سے زیادہ مہر دیا ہے۔ جس مقدار میں رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے مہر دیا یا اس کی طرف بھیجا گیا ہے۔

کہ میں اس سے زیادہ مقدار بیت المال میں مقرر کروں۔ یہ فرما کر منبر سے نیچے اتر آئے۔ راستہ میں ایک قریش کی عورت نے آپ رضی اللہ عنہ کو روک لیااور کہنے لگی۔ اے امیر المومنین! یہ بتایئے! اللہ کی کتاب (قرآن) اتباع کی زیادہ حقدار ہے یا آپ رضی اللہ عنہ کی بات؟ آپؓ نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب ہی اتباع کی زیادہ حق دار ہے لیکن ہوا کیا ہے؟ وہ کہنے لگی ''آپ رضی اللہ عنہ نے ابھی ابھی لوگوں کو عورتوں کا زیادہ مہر باندھنے سے منع کیا ہے، حالانکہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ''اور اگر تم بجائے ایک بی بی کے دوسری بی بی کرنا چاہو اور تم اس ایک کو انبار کا مال دے چکے ہو تو تم اس میں سے کچھ بھی مت لو (النساء:20)'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہر ایک عمر سے زیادہ فقیہ ہے۔ پھر واپس منبر کی طرف تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمایا کہ میں نے تمہیں عورتوں کا مہر مقررہ مقدار سے زیادہ باندھنے سے منع کیا تھا لیکن اب حکم یہ ہے کہ ہر شخص جیسے چاہے اپنے مال میں تصرف کرے۔

روایت پر کلام

یہ روایات دو علت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

:اولاً

بیہقی نے روایت کرنے کے بعد کہا: یہ منقطع ہے۔ کیونکہ الشعبی نے عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی، جیسا کہ معروف قول کے مطابق وہ آپ کی خلافت سے چھ دن پہلے پیدا ہوئے تھے۔ دوسری علت: مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے جو ابن سعید ہیں۔ جو جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

:امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (164-241ھ) فرماتے ہیں

"مُجَالِدٌ حَدِيثُهُ عَنْ أَصْحَابِهِ كَأَنَّهُ حُلْمٌ"

ترجمہ: "مجالد کی اپنے اصحاب سے بیان کردہ حدیث ایسے ہے جیسے خواب۔" (المجروحین لابن حبّان: 3/11، وسندہٗ صحیحٌ)

"مزید فرماتے ہیں: "حَدِيثُ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، كَأَنَّهُ حُلْمٌ

ترجمہ: "مجالد کی شعبی سے بیان کردہ روایت گویا خواب ہے۔" (مسائل الإمام أحمد وإسحاق بن راھویہ: 750)

"اور فرماتے ہیں: "ضَعِيفُ الْحَدِيثِ

ترجمہ: "اس کی حدیث ضعیف ہے۔" (سؤالات المیموني: 362)

"نیز فرماتے ہیں: "فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ وَيَضْطَرِبُ

ترجمہ: "مجالد زیادہ روایات بیان کرتا تھا اور اضطراب کا شکار رہتا تھا۔" (المعرفۃ والتاریخ لِلإمام یعقوب بن سفیان: 2/165، وسندہٗ صحیحٌ)

:امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (150-204ھ) فرماتے ہیں

"وَالْحَدِيثُ عَنْ مُجَالِدٍ يُجَالِدُ الْحَدِيثَ"

ترجمہ: "مجالد سے بیان کی گئی روایات (صحیح) حدیث کی مخالفت کرتی ہیں۔" (المجروحین لابن حبّان: 3/11، وسندہٗ حسنٌ)

دوسرا حوالہ: ابن کثیر میں ہے

وهو ما ذكره ابن كثير في تفسيره: قال عمر بن الخطاب لا تزيدوا في مهور النساء؛

فقالت امرأة: ما ذاك لك؛

قال: ولِمَ؟

قالت: إن الله قال: (وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا)؛

فقال عمر: امرأة أصابت ورجل أخطأ۔

اس میں زبیر بن بکار ہے جو ضعیف ہے۔

تیسرا حوالہ مصنف عبد الزاق سے

وهو ما أخرجه عبد الرزاق في مصنفه: قال عمر بن الخطاب: لا تغالوا في مهور النساء؛ فقالت امرأة: ليس ذلك لك يا عمر؛ إن الله يقول: وإن آتيتم إحداهن قنطاراً من ذهب - قال: وكذلك هي قراءة عبد الله - فلا يحل لكم أن تأخذوا منه شيئاً؛ فقال عمر: إن امرأة خاصمت عمر فخصمته.

اس میں قیس بن ربیع ہے جو سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں۔

اللہ پاک ہمیں ہمیشہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا غلام رکھے آمین۔